www.KitaboSunnat.com

قاری حبیب الرحمٰن ☆

وقف و اِبتداء

ترتیل

اللہ جل شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے : ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا﴾ [المزمّل:۴] ''قرآن کو صاف اور کھول کھول کر پڑھ'' ترتیل کا حکم اس آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر کے مطابق ترتیل کے دو جزء ہیں:"الترتیل ھو تجوید الحروف ومعرفة الوقوف"

''یعنی ترتیل کا جزءاوّل تجوید الحروف ہے اور جزء ثانی معرفة الوقوف ہے۔''

گویا جس آیت مبارکہ سے تجوید کا ثبوت ملتا ہے اسی سے وقف کا بھی ثبوت ملتا ہے۔علم تجوید سے قرآن مجید کی صحت معلوم ہوتی ہے تو علم وقف سے اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔اسی وجہ سے ابوحاتم السجستانی رحمہ اللہ کا قول ہے :

"من لم یعرف الوقف لم یعرف القرآن"

''جسے وقف کی پہچان نہیں اُسے قرآن کی پہچان نہیں۔''

علم تجوید وقراءات کے ساتھ وقف کا اتنا گہرا تعلق ہے جیسے چولی دامن کا ساتھ۔علم وقف کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے بعض علماء کا قول ہے کہ جب تک قاری کو وقف وابتداء کی معرفت حاصل نہ ہو جائے اُسے سند نہ دی جائے، کیونکہ قاری کے لیے یہ بات انتہائی معیوب ہے کہ ترتیل کے جزء پر تو عمل کرے اور دوسرے سے غفلت برتے۔

مگر مقام افسوس یہ ہے کہ مجودین وقراء کی تجوید وقراءات کی جانب توجہ ہوتی ہے اور وقف کے معاملہ میں تغافل و تساہل برتا جاتا ہے۔بعض مجودین وقراء کی تجوید وقراءت میں پختگی اور اَدائیگی کے حسن کی وجہ سے ان کی تلاوت میں لطف آرہا ہوتا ہے کہ یکا یک نامناسب یا غلط وقف وابتداء کی وجہ سے سارا مزہ جاتا رہتا ہے۔

اَفضلیت قراءت

قراءت، وقف سے افضل ہے، کیونکہ ہر حرف پر نیکیاں ملتی ہیں جتنی دیر وقف میں لگے گی اتنی دیر میں کئی نیکیاں کمائی جاسکتی ہیں۔ گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ قراءت میں اصل وصل ہے حتیٰ کہ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک سانس میں مکمل قرآن مجید پڑھ سکے تو پڑھ لے مگر ایسا چونکہ محال ہے اور وقف کی ضرورت بہرحال پڑتی ہے اور یہ ضرورت کبھی تو استراحت کی وجہ سے ہوتی ہے تاکہ قراءت سکون سے اَدا ہو سکے اور کبھی یہ ضرورت اِضطراری ہوتی ہے جیسے کھانسی، چھینک وغیرہ اور کبھی یہ ضرورت کسی مسئلہ تجوید یا وجہ قراءت کو سمجھنے کی خاطر ہوتی ہے اور کبھی یہ ضرورت جمع الجمع پڑھتے ہوئے اختلافِ قراءت کو پورا کرنے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔

☆ مدیر ماہنامہ القاری، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قاری مثل مسافر

علماء نے قاری کو مثل مسافر کے کہا ہے کہ جیسے مسافر ہر ہر منزل پر نہیں ٹھہرتا، کیونکہ ہر ہر منزل پر ٹھہرنا فعل عبث اور منزل مقصود پر پہنچنے میں تاخیر کا سبب ہے،البتہ مسافر اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کہیں نہ کہیں ضرور رُکتا ہے بالخصوص جب سفر دور کا اور لمبا ہو۔ اسی طرح قاری کو بھی ہر ہر موقف پر نہ ٹھہرنا چاہیے بلکہ جہاں ضرورت ہو وہاں ٹھہرنا چاہیے۔

اور جیسے مسافر کو اس جگہ رُکنا چاہئے جہاں اس کی ضروریات اُسے میسر ہو سکیں ورنہ رُکنا باعث تاخیر ہوگا اور حرج لازم ہوگا اور منزل سے پہلے یا بعد میں رُکنے سے ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ اسی طرح قاری کو بھی اس جگہ رُکنا چاہیے جہاں کلام پورا ہو رہا ہو۔ کلام پورا ہونے سے پہلے رُکنا یا کلام پورا ہونے کے کچھ بعد رُکنا تحسین کے خلاف ہے۔

اور جس طرح مسافر صحیح منزل پر رُکے اور اُسے ضروریات میسر ہو جائیں تو وہ اگلی منزل کی جانب گامزن رہتا ہے اُسے پیچھے نہیں آنا پڑتا اسی طرح قاری صحیح مقام پر وقف کرلے تو اُسے بھی آگے پڑھنا ہوتا ہے یعنی ابتداء کرنا ہوتی ہے، پیچھے سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی یعنی اِعادہ نہیں کرنا پڑتا۔

اور اگر مسافر اُس منزل سے گذر جائے جہاں ضروریات میسر ہوتی ہیں تو بعد میں ضرورت کے وقت اُسے پیچھے آنا پڑتا ہے، کیونکہ وہ اگلی منزل تک اپنی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتا ،اسی طرح قاری بھی اگر کلام تام کو چھوڑ کر آگے پڑھے اور اگلے موقف تک اس کا سانس نہ پہنچ سکے تو اُسے بھی درمیان کلام میں وقف کر کے پھر پیچھے سے پڑھنے یعنی اِعادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور جیسے مسافر کے سفر میں ایسے مقامات آتے ہیں کہ وہاں رُکنا خطرے کا باعث ہوتا ہے اور بعض اَوقات جان چلی جاتی ہے ایسے ہی قاری کی تلاوت میں ایسے مقامات بھی آتے ہیں کہ اگر وہاں وقف کردے تو ایہام معنی غیر مراد لازم آتا ہے اور اگر خود قاری عمداً اس غلط وقف سے پیدا ہونے والے معنی کا عقیدہ رکھے یا کوئی سامع اس کا عقیدہ رکھے تو ایمان کے چلے جانے کا خطرہ ہوتا ہے یا سرے سے ایمان ہی چلا جاتا ہے۔

ملحقات قراءات

جب یہ بات یقینی ہے کہ قاری کو دورانِ تلاوت کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی ضرورت کی وجہ سے وقف کرنا ہی پڑتا ہے تو وقف کی پہچان اس کے لیے از حد ضروری ہوئی۔ وقف واقع ہونے کی چار حالتیں ہیں:

1. وقف 2. سکتہ 3. سکوت 4. قطع

پھر ان کے ساتھ ابتداء، اعادہ اور وصل کی معرفت کو بھی ملا دیا جائے تو وقف کی معرفت کامل ہو جاتی ہے انہیں سات کو قراء کرام ملحقات قراءات کہتے ہیں۔

وقف وابتداء

وقف کرنے کے بعد ابتداء ہوتی ہے یا اِعادہ۔ لہٰذا ہر مجود وقاری کو ان تین کا جاننا ضروری ہے۔ وقف میں کیفیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقف اور محل وقف، ابتداء میں کیفیت ابتداء اور محل ابتداء اور اِعادہ میں کیفیت اِعادہ اور محل اِعادہ کا جاننا ضروری ہے۔

پھر ان چھ میں سے کیفیت وقف، کیفیت ابتداء اور کیفیت اِعادہ کی جانب کسی نہ کسی درجہ میں توجہ ہوتی ہے اور اس پر چنداں عمل بھی ہوتا ہے۔ مگر محل وقف، محل ابتداء اور محل اعادہ کی طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے اور اکثر انہی تینوں میں کوتاہی ہوتی ہے حالانکہ مذکورہ بالا چھ باتوں میں سے مؤخر الذکر تین (محل وقف، محل ابتداء، محل اِعادہ) کے متعلق ائمہ وقف خاص طور پر بحث کرتے ہیں۔

اِعادہ چونکہ ابتداء کے ساتھ بعض باتوں میں مشترک بھی ہے اس لیے وقف و ابتداء کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداء میں اِعادہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ محل اِعادہ اور محل ابتداء میں صرف قبلیت و بعدیت کا فرق ہے اسی وجہ سے وقف کے موضوع پر لکھی گئی اکثر کتب کے ناموں میں وقف و ابتداء کا ہی ذکر ہوتا ہے۔ جس طرح قراء کرام کے نزدیک قرآن مجید میں کلمہ و کلام کی تصحیح اصل مقصود ہے اور مفسرین کے نزدیک توضیح و تصحیح معنی اصل مقصود ہے ایسے ہی ائمہ وقف کے نزدیک لفظ و معنی دونوں مقصود ہیں۔

محل وقف

جس جگہ وقف کیا جا سکے اُسے محل وقف کہتے ہیں۔ محل وقف کی رعایت سے قرآن مجید کے معنی میں تفہیم اور قراءت میں تحسین پیدا ہوتی ہے اور غیر محل پر وقف سے معنی کی وضاحت نہیں ہوتی یا ابہام معنی غیر مراد لازم آتا ہے۔

سورۃ الشّمس کے شروع میں شمس و قمر، نھار و لیل، سماء و ارض تین جوڑے ہیں۔ اگر ان کو ایک ہی سانس میں پڑھا جائے اور تیسرے جوڑے کے بعد وقف کیا جائے یا ہر جوڑے پر وقف کیا جائے یا دو جوڑے ایک سانس میں اور ایک جوڑا الگ سانس میں پڑھا جائے تو معنی میں تفہیم اور تحسین قراءت ہوتی ہے۔

اور اگر دوسرے جوڑے میں سے نہار (تیسری آیت) کو شمس و قمر والے جوڑے کے ساتھ اور لیل (چوتھی آیت) کو سماء و ارض کے ساتھ پڑھا جائے تو وہ تحسین نہیں رہتی جو پہلی ترتیب کے وقت تھی۔

اسی طرح ﴿وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخۡتَارُ﴾ [القصص:٦٨] پر وقف کرنے سے تحسین پیدا ہوتی ہے۔ اور مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کی ترجمانی ہوتی ہے اور معتزلہ کی نفی ہوتی ہے۔ اسی طرح آیاتِ رحمت اور آیاتِ عذاب کو الگ الگ سانس میں پڑھنا چاہئے تاکہ تفہیم معنی اور تحسین قراءت حاصل ہو۔ محل وقف کو اختیار کرنے میں قراء کا اختلاف ہے چند اَقوال درج ذیل ہیں:

- بعض قراء صرف حسن وقف کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء صرف حسن ابتداء کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء ختم کلام کو پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء مطلقاً آیت پر وقف پسند کرتے ہیں۔
- بعض قراء ختم سانس کو پسند کرتے ہیں۔

امام عاصم رحمہ اللہ ختم کلام کو پسند فرماتے تھے، کیونکہ اُس میں حسن وقف بھی ہے اور حسن ابتداء بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غیر محل وقف

غیر محل پر وقف کرنے سے بسا اوقات جملہ کا معنی ظاہر نہیں ہوتا یا کلام الٰہی کا مقصودی معنی ظاہر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ معنی غیر مراد کا وہم پیدا ہوجاتا ہے۔ وما من اله إلا الله میں لفظ إله پر وقف اور إن الله لایستحی اور إن الله لا یهدی وغیرہ پر وقف کرنے سے معنی فاسد ہوجاتا ہے۔ غیر محل پر وقف کرنے کے چند مواقع درج ذیل ہیں:

① وقف مضاف پر بلا مضاف الیہ کے
② فعل پر بلا فاعل یا نائب فاعل کے
③ فاعل پر بلا مفعول کے
④ مبتدا پر بلا کسی خبر کے
⑤ کان و إن وغیرہ کے اسم پر بلا خبر کے۔
⑥ موصول پر بغیر صلہ کے
⑦ موصوف پر بلا صفت کے
⑧ شرط پر بلا جزا کے
⑨ معطوف علیہ پر بلا معطوف مفرد کے
⑩ قسم پر بلا جواب قسم کے
⑪ اسم اشارہ پر بلا مشار الیہ کے
⑫ مستثنیٰ منہ پر بلا مستثنیٰ کے
⑬ ممیّز پر بلا تمیز کے
⑭ مفسر پر بلا تفسیر کے
⑮ ذوالحال پر بلا حال کے
⑯ مؤکد پر بلا تاکید کے
⑰ مبدل منہ پر بلا بدل کے
⑱ افعال متعدی (دو مفعول والے) میں، پہلے مفعول پر بلا دوسرے مفعول کے
⑲ تمنی واستفہام اور امر و نہی پر بلا ان کے جوابات کے
⑳ ہر عامل پر بلا اس کے معمول کے
㉑ ہر متبوع پر بلا اس کے تابع کے
㉒ ہر منفی پر بلا ایجاب کے (معرفۃ الوقوف)

اُردو کی ایک مثال سے محل وقف اور غیر محل وقف کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

ایک جملہ بولا جاتا ہے 'اُٹھو مت بیٹھو'۔ مت کا تعلق 'اُٹھو' کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور 'بیٹھو' کے ساتھ بھی۔

اگر بولا جائے اُٹھو مت، بیٹھو۔ اس کا مطلب ہے کہ اٹھنا نہیں بیٹھے رہو (اُٹھنے کی نفی اور بیٹھنے کا حکم) اور اگر بولا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اُٹھو، مت بیٹھو۔تو اس کا مطلب ہے کہ اُٹھ جاؤ، بیٹھنا نہیں ہے (اُٹھنے کا حکم اور بیٹھنے کی نفی) مت کو اُٹھو یا بیٹھو کے ساتھ بولا جائے تو معنی الگ الگ واضح طور پر سمجھ میں آ جاتے ہیں۔

اور اگر 'اُٹھومت بیٹھو' اکٹھے کہا جائے تو جملہ کا معنی ظاہر اور واضح نہیں ہوتے کہ مت کا تعلق اُٹھو کے ساتھ ہے یا بیٹھو کے ساتھ۔اب اگر کوئی شخص کسی کو اُٹھنے کا حکم دینا چاہتا ہے تو اُسے یوں کہنا چاہئے (اُٹھو۔مت بیٹھو) اور اگر بیٹھنے کا حکم دینا چاہتا ہے تو اُسے یوں کہنا چاہئے (اُٹھومت۔بیٹھو) تاکہ سامع کو کسی قسم کا وہم نہ ہو۔

اسی طرح ہاتھ کی لکیریں پڑھنے والے جن کو اپنے مستقبل کی خبر نہیں ہوتی وہ دوسروں کے مستقبل کی خبریں بتاتے پھرتے ہیں اور لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں ان کی ایک کہاوت ہے 'لڑکا نہ لڑکی' یعنی اُن میں سے کسی کے پاس کوئی شخص جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ میرے ہاں لڑکا ہوگا یا لڑکی؟ تو وہ نجومی اُسے ''لڑکا نہ لڑکی' لکھ کر دے دیتا ہے اور کہتا ہے اتنے عرصہ بعد یہ پرچی لے کر میرے پاس آنا۔چنانچہ بتائے ہوئے عرصہ کے بعد وہ شخص پرچی لاتا ہے اگر اس کے ہاں لڑکا ہوا تو نجومی یوں پڑھتا ہے (لڑکا۔نہ لڑکی) یعنی دیکھا میں نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو نجومی یوں پڑھتا ہے (لڑکا نہ۔لڑکی) یعنی میں نے کہا تھا ناں کہ لڑکی پیدا ہوگی اور اگر سائل کے ہاں کچھ بھی پیدا نہ ہو تو نجومی پڑھتا ہے 'لڑکا نہ لڑکی' یعنی کچھ بھی نہیں۔گویا وقف کی کمائی سے اپنا 'بوجا' بھرتے ہیں۔

ابتداء

وقف کے بعد جہاں سے ابتداء ہوسکتی ہے اُسے محل ابتداء کہتے ہیں ائمہ وقف اس سے بحث کرتے ہیں۔ ہر وہ مقام جہاں وقف کرنے کے بعد ابتداء کرنے میں کلام میں حسن وخوبی پیدا ہو وہ محل ابتداء ہے جیسے یوم الدین پر وقف اور إياك سے ابتداء، المفلحون پر وقف اور إن الذين سے ابتداء، عظیم پر وقف اور ومن الناس سے ابتداء وغیرہ۔

بعض مقامات سے ابتداء کرنے سے معنی کی وضاحت نہیں ہوتی یا غیر مرادی معنی کا وہم ہوتا ہے جیسے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ پر وقف اور يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ سے ابتداء یا لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا پر وقف اور إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ سے ابتداء وغیرہ۔

اِعادہ

وقف کرنے کے بعد کلمہ موقوف علیہ یا اُس سے ماقبل سے شروع کرنا، اسے اِعادہ کہتے ہیں۔اعادہ سے افادۂ وصل ہوتا ہے۔کلام کو مربوط کرنے کے لیے اِعادہ کی ضرورت پڑتی ہے اس لیے ہر اس مقام سے اِعادہ کرنا چاہئے جہاں سے کلام میں ربط پیدا ہو سکے، مثلاً لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ پر وقف ہوگیا تو اعادہ قالوا سے کرنا چاہئے۔

غیر محل اِعادہ

غیر محل اعادہ سے لوٹانا معنی میں فساد کا سبب یا غیر مرادی معنی کا وہم پیدا کرتا ہے جیسے مذکورہ بالا مثال میں إن الله فقير سے اِعادہ غلط ہے۔غیر محل اعادہ سے لوٹانے کے چند مواقع درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① اعادہ مضاف الیہ سے بلا مضاف کے
② فاعل یا نائب فاعل سے بلا فعل کے
③ مفعول سے بلا فاعل کے
④ کسی خبر سے بلا مبتداء کے
⑤ کان وان وغیرہ کی خبر سے بلا اسم کے
⑥ صلہ سے بلا موصول کے
⑦ صفت سے بلا موصوف کے
⑧ جزا سے بلا شرط کے
⑨ معطوف مفرد سے بلا معطوف علیہ کے
⑩ جواب قسم سے بلا قسم کے
⑪ مشار الیہ سے بلا اسم اشارہ کے
⑫ مستثنیٰ سے بلا مستثنیٰ منہ کے
⑬ تمیز سے بلا ممیّز کے
⑭ تفسیر سے بلا مفسر کے
⑮ حال سے بلا ذوالحال کے
⑯ تاکید سے بلا مؤکد کے
⑰ بدل سے بلا مبدل منہ کے
⑱ افعال متعدی میں دوسرے مفعول سے بلا پہلے مفعول کے
⑲ تمنی، استفہام اور امر و نہی کے جوابات سے
⑳ معمول سے بلا عامل کے
㉑ تابع سے بلا متبوع کے
㉒ ایجاب سے بلا منفی کے

اللہ جل شانہٗ ہمیں ترتیل کے مطابق قرآن مجید پڑھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ